REGD No. L. 5254

۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

تیمت سالانہ خطبہ نمبر ۵ روپے

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۵

یوم شنبہ

۱۲ صفر ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ر

الفضل

جلد ۴۶/۱۱ | ۷ تبوک ۱۳۳۶ھ ش ۷ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۱۱

امریکہ نے اگلے ہفتہ سے اردن کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسلحہ فراہم کرنیکا فیصلہ کر لیا

ہتھیاروں کی پہلی کھیپ آئندہ پیر کے روز عمان پہونچ جائیگی

واشنگٹن ۶ ستمبر۔ امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرق وسطی کی نازک صورت حال کے پیش نظر اردن کو اگلے ہفتہ سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسلحہ فراہم کیا جائے۔ اسی طرح لبنان ترکی اور عراق کو بھی ان کی درخواست پر مزید اسلحہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کل حکومت امریکہ کے بعض ذمہ دار افسروں نے حکومت کے اس فیصلے کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ مشرق وسطی کی صورت حال کے پیش نظر ان سب ملکوں نے فوری طور پر اسلحہ سپلائی کرنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ ان ممالک کو کس قسم کے ہتھیار بھیجے جائیں گے۔

ادھر عمان کے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ ہتھیاروں کی ایک کھیپ پیر کو عمان پہونچ جائے گی۔ اردن اور امریکہ کے درمیان ایک کروڑ کی مالیت کا فوجی سامان فراہم کرنے کے بارے میں جو سمجھوتہ ہوا ہے یہ اس کی پہلی کھیپ ہوگی۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس شام کی صورت حال کے بارے میں عنقریب صدر آئزن ہاور کو ایک رپورٹ پیش کرنے والے ہیں۔ مشرق وسطی کے لئے امریکہ کے خاص ایلچی مسٹر لائے ہنڈرسن عرب ممالک کا دورہ مختصر کر کے واشنگٹن واپس پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ شام کی صورت حال بہت نازک ہے۔

سلامتی کونسل نے ملایا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی سفارش کر دی

کونسل کے تمام ممبران کی طرف سے ملایا کی درخواست رکنیت کا خیر مقدم

نیویارک ۶ ستمبر۔ گزشتہ رات سلامتی کونسل نے ملایا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی سفارش کر دی۔ رکنیت قبول کرنے کی درخواست برطانیہ اور آسٹریلیا نے مشترکہ طور پر پیش کی تھی۔ تمام ممبروں نے اس کا خیر مقدم کیا امریکہ کے نمائندے نے اپنی تقریر میں ملایا کو اس کے حصول آزادی پر مبارکباد دی اور اسے آزاد دنیا کے لئے ایک اہم واقعہ قرار دیا۔ البتہ روس کے نمائندے نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جن دوسرے ملکوں نے درخواست کی ہوئی ہے۔ ان کی درخواست رکنیت بھی قبول کر لینی چاہیئے۔ اس ضمن میں انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ بعض ملک جنوبی منگولیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی خواہ مخواہ مخالفت کر رہے ہیں۔

قیام امن کی عالمی فوج کا نیا منصوبہ

نیویارک ۶ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کہا ہے۔ کہ وہ آجکل قیام امن کی ایک نئی عالمی فوج بنانے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ یہ فوج ہنگامی صورت حال میں جھگڑے کی جگہ پر بھیجی جا سکے گی۔ انہوں نے کہا میں عنقریب اقوام متحدہ کے سکرٹریٹ کے افسروں کی ایک کمیٹی بناؤں گا۔ جو اس منصوبے پر غور کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ نئے منصوبے کی قدرے وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ مشرق وسطی میں اس وقت جو اقوام متحدہ کی فوج ہے۔ اس کی حیثیت پولیس فورس کی سی ہے۔ لیکن موجودہ منصوبہ کا مقصد قیام امن کی عالمی فوج بنانا ہے۔

اہلیہ صاحبہ چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں کی وفات

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس سے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی بہو امۃ الحفیظ شمیم صاحبہ (اہلیہ چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں صاحب حال مقیم انگلستان) مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز بدھ شام کے ۶ بجے لاہور میں انتقال کر گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ گزشتہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں۔ مرحومہ کو کل لاہور میں سپرد خاک کر دیا گیا ـــ ادارہ الفضل اس صدمہ پر محترم چوہدری صاحب موصوف کے خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت کل سارا دن اور اول شب پرسکون رہی۔ تکلیف عود کر آنے کے باعث دس بجے رات کے بعد نیند نہیں آئی۔ آج صبح سات بجے کے قریب ضعف کا شدید دورہ پڑا۔ جس کی وجہ سے تشنج کی حالت رہی۔ بازو اور انگلیاں اکڑ گئیں۔ اور سخت قلبی تکلیف رہی۔ قریباً ایک گھنٹہ یہی حالت رہی۔ ڈاکٹر صاحب تشریف لے آئے دوائی دی گئی۔ تو طبیعت کسی قدر سنبھلی۔ اس وقت اتنا ضعف ہے۔ کہ بات کرنا بھی مشکل ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— کل محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کا ٹمپریچر ۱۰۰ درجہ رہا۔ جس کی وجہ سے گھبراہٹ اور بے چینی رہی۔ کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے۔ سانس اور گلے کی تکلیف تاحال چل رہی ہے۔ معدہ بھی اچھی طرح کام نہیں کرتا۔ نقاہت بہت زیادہ ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملتان اور خانیوال کے درمیان ریل

سروس منقطع

لاہور ۶ ستمبر۔ بڑی ریلوے لائن میں شگاف آجانے کی وجہ سے ملتان اور خانیوال کے درمیان ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ اب ایک اپ دو ڈاؤن خیبر میل اور پانچ اپ چھ ڈاؤن گاڑیاں کراچی سے براستہ لودھراں

لبنان کے لئے ہلکے فرانسیسی ٹینک

بیروت ۶ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اس سال کے شروع میں فرانس اور لبنان کے درمیان اسلحہ کی خریداری کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کے تحت فرانس ہلکے قسم کے ٹینک لبنان بھیج رہا ہے۔

روس کی نئی یادداشت پر برطانیہ کا تبصرہ

لنڈن ۶ ستمبر۔ روس نے مغربی طاقتوں سے اپنی تازہ ترین یادداشت میں کہا ہے کہ روس اور مغربی طاقتیں مشرق وسطی میں طاقت استعمال نہ کرنے سے متعلق ایک مشترکہ بیان جاری کریں۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ روس کی اس تجویز کا مقصد یہ ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہنگری کے مسئلہ پر جو بحث ہونے والی ہے۔ اس سے دنیا کی توجہ ہٹائی جائے۔ اسی طرح اس نے مصر شام اور یمن کو جو اسلحہ فراہم کیا ہے اس پر پردہ پڑا رہے

مشتاق احمد گرمانی لاہور پہنچ گئے

لاہور ۶ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے سابق گورنر جناب مشتاق احمد گرمانی کل سہ پہر کراچی سے لاہور واپس پہنچ گئے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ - ۶؍ستمبر ۱۹۵۷ء

کیا یہ معجزہ نہیں؟

پچھلے دنوں سابقہ پنجاب کے دریاؤں خصوصاً راوی اور چناب میں جو سیلاب آئے ہیں اور ان سے جو تباہی ہوئی ہے وہ ہر ایک کو معلوم ہے دیہاتی کیا اور شہری کیا سب ان سیلابوں کو غیر معمولی سمجھتے ہیں اور دین سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے فیلسوف بارہا اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ ایسے غیر معمولی سیلاب یقیناً قہر الٰہی ہیں اور طوفان نوح کی مثال ہیں۔

اس کے باوجود بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو کسی بات سے عبرت حاصل نہیں کرتیں جن کی سرکشی اور بھی بڑھ جاتی ہے اور بجائے اللہ تعالےٰ کا خوف دل میں پیدا کرنے کے اور بھی شقی ہو جاتی ہیں اور بے باکی سے تمسخر پر اتر آتی ہیں قرآن کریم نے ایسے لوگوں کا نقشہ کھینچا ہے اور بتایا ہے کہ ایسے لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ عموماً ایسے لوگ وہی ہوتے ہیں۔ جو اپنے رسمی اور اسمی دین کے ماننے ہوتے ہیں اور جو کچھ باپ دادا کے وقت سے دین چلا آتا ہے اسی کو دین سمجھنے لگتے ہیں اور جب حقیقی دین کی آواز ان کے کان میں پڑتی ہے تو اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے بہت دور چلے گئے ہوتے ہیں اور جب اچانک اس سے دوچار ہوتے ہیں تو بوکھلا جاتے ہیں۔

یہی حال بعض دینی کہلانے والے اخبارات کا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک ایسے معاصر نے اپنی اشاعت ۲۸؍اگست ۱۹۵۷ء میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے:۔

"ادھر ضلع جھنگ میں قدیم تاریخی شہر چنیوٹ اور قادیانیوں کے صدر مقام ربوہ کو دریائے چناب سے زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ چنیوٹ سے پانچ میل دور جہم میں دریائے چناب کناروں سے اچھل پڑا ہے اور اس نے سات قریبی دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

ان دیہات سے لوگوں کو پہلے ہی نکال لیا گیا تھا۔ پانی اب تیزی کے ساتھ چنیوٹ کی طرف بڑھ رہا ہے۔

چنیوٹ پل پر چناب کی سطح ۱۹۵۰ء کی سطح سے صرف چھ انچ نیچے رہ گئی ہے۔ لیکن تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے خطرہ ہے کہ آج رات یہ ۱۹۵۰ء کی حد سے بڑھ جائے گی

ربوہ سے زیادہ تر عورتوں اور بچوں کو نکال کر سرگودھا اور لائل پور پہنچا دیا گیا ہے"

یہاں تک تو زیادہ قابل اعتراض بات نہیں۔ اگرچہ سب جانتے کہ ربوہ ارد گرد کے علاقہ سے تقریباً ۲۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ اس لئے اس کو بڑے سے بڑے سیلاب سے بھی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ چنیوٹ جو نشیب میں واقع ہے واقعی خطرہ میں تھا اور جو لوگ واقف نہیں وہ ربوہ کے متعلق بھی ایسی غلطی کر سکتے تھے۔ اس لئے ربوہ کے متعلق ایسی غلط خبر شائع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ اگر بات یہیں تک رہتی تو ہمیں نوٹس لینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن اسی دینی معاصر نے اپنی اشاعت ۲؍ستمبر ۱۹۵۷ء میں جو مسخرہ پن دکھایا ہے۔ اس سے ہمیں اس کی قابل رحم حالت پر افسوس ضرور آتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کے چند اقتباس بطور نمونہ درج کرتے ہیں:۔

"مرزائیوں کا کہنا ہے کہ پاکستان میں جو سیلاب آ رہے ہیں۔ مکانات منہدم ہو رہے ہیں فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ سڑکیں ٹوٹ رہی ہیں اور ریلوے لائن کو نقصان پہنچنے کے باعث ٹریفک رک جاتی ہے اس کا باعث "حضرت صاحب" کا انکار ہے لوگ "حضرت صاحب" کو نہیں مانتے اور قدرت ہر سال انہیں سیلاب کے ذریعہ ڈرا دھمکا کر "حضرت صاحب" کی طرف متوجہ کرتی ہے ...... لیکن بیچارے مرزائیوں کے ساتھ قدرت کی اس ستم ظریفی کا سلسلہ پاکستان بننے سے لے کر اس وقت تک بدستور جاری ہے۔ کہ جب بھی سیلاب آتا ہے انہیں کوئی غیبی خبر نہیں ملتی محکمہ موسمیات تار کے ذریعہ سیلاب کے آنے کی اطلاع دیتا ہے۔ تو عام لوگوں کی طرح مرزائی بھی بستر بوریا لپیٹ کر کسی محفوظ مقام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ محفوظ مقام پر پہنچ کر کہنے لگتے ہیں۔ کہ سیلاب "حضرت صاحب" کے انکار کی وجہ سے آیا ہے۔

...... ہم لوگ اپنے عزیز و اقارب کو خطرہ سے نکالنے لگتے ہیں تو ربوہ کا انخلا پہلے ہی مکمل ہو جاتا ہے۔

مرزائیوں کے خلیفہ نے بھی مرزائیوں کو سیلاب سے بچانے کے لئے ربوہ کی پہاڑیاں تجویز کی ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ ان پہاڑیوں کے قریب پہنچ کر سیلاب کی رفتار اور بھی تیز ہو جاتی ہے۔ اب ہم کیسے سمجھ لیں کہ سیلاب ہمارے لئے ہیں مرزائیوں کے لئے نہیں"

یہ مسخرہ معاصر نے اپنی ۲؍ستمبر کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ اس وقت تک ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ اس کو معلوم ہو چکا تھا۔ کہ ربوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ رہا ہے اور نہ صرف خود محفوظ رہا ہے بلکہ اس نے ارد گرد کے دیہات کی جو خدمت کی ہے۔ اور چناب کے پل کو جو خطرہ لگا تھا فوری طور پر اس کو مدد پہنچا کر خطرہ سے محفوظ کر دیا ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس کی مختصر روئداد الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

معاصر نے اپنے مسخرہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اور حضرت ہود علیہ السلام کے اعجاز کا ذکر بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ہے معجزہ اگر معاصر کو معجزات پر واقعی اعتقاد ہے تو وہ دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح نہ صرف اس کو جھٹلایا ہے۔ بلکہ جس بات کا وہ مطالبہ کرتا ہے اس کو بھی پورا کر دیا ہے۔ اور اتنے خطرناک طوفان کے درمیان صرف ربوہ کی بستی ہی محفوظ رہی ہے۔ ربوہ نہ صرف خود محفوظ رہا ہے۔ بلکہ اپنے ہمسایوں کو بھی اس نے محفوظ کیا ہے۔ ان کا اناج ان کا اثاث البیت اور ان کے بچوں اور عورتوں کو پانی کی زد سے نکالا ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی کشتیاں چلتی رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد

ایک مدت سے تھا جس کا انتظار آ ہی گیا
مہدیٔ دوراں، امام کامگار آ ہی گیا

انتظارِ "عیسیٰ گردوں نشیں" رہنے بھی دو
جس نے آنا تھا بفضل کردگار آ ہی گیا

جس نے دی آ کے پھر افواج باطل کو شکست
وہ علمبردارِ حق، وہ شاہسوار آ ہی گیا

ظلمتِ شب ختم کر دی نورِ ایمانی کے ساتھ
جس سے آخر ہو گیا "دین آشکار" آ ہی گیا

جب کہا اس نے کہ "آؤ دوڑ کر میری طرف"
جس کی فطرت نیک تھی انجام کار آ ہی گیا

آسمان سے ہو رہا ہے پھر فرشتوں کا نزول
فتحِ دیں کا جس پہ ہے دار و مدار آ ہی گیا

رخصت اے فصلِ خزاں، اے دورِ حسرت الفراق
مژدہ اے اہلِ چمن، ابرِ بہار آ ہی گیا

(ڈاکٹر محمود دہلی آبادی)

خطبہ جمعہ

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ "طلوعِ فجر" کے زمانے میں قرآنی علوم کی اشاعت کرینگے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل دُنیا میں ان کو بھی عزّت عطا کی جائے گی

دُنیا میں قرآن مجید کی اِس قدر اشاعت کرو کہ ساری دُنیا رسولِ کریمؐ کے "مقامِ محمود" کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ راگست ۱۹۵۷ء

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں — خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت فرمائی۔ کہ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر کان مشھوداً۔ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔

(بنی اسرائیل ع ۹)

اس کے بعد فرمایا:۔

اِن آیات میں اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی

عبادت کی طرف توجہ

دلاتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ عبادات ہی تیرا بڑا سہارا ہیں تو ان کی طرف توجہ کر۔ اگر تو عبادات کی طرف توجہ کرے گا تو اللہ تعالےٰ تجھے ایک ایسے مقام پر کھڑا کرے گا جس کا نام مقامِ محمود ہے۔

مسلمانوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ

مقامِ محمود

جنت میں ایک بہت بلند مقام ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جنت میں مقام سب سے اعلےٰ ہو گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ غیر مذاہب والے اس کو کب مان سکتے ہیں۔ عیسائی اور ہندو اور یہودی وغیرہ اسے کب تسلیم کر سکتے ہیں انگلستان۔ امریکہ۔ جرمنی اور روس کے دہریہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہیں۔ اور نہ مرنے کے بعد جینے کے قائل ہیں۔ ان کو یہ کہنا کہ ہمارے رسول سب انبیاءؑ سے افضل ہیں۔ اور اس کا

ثبوت یہ ہے

کہ انہیں جنت میں ایک بڑا اعلےٰ مقام عطا کیا جائے گا۔ جس کا نام مقامِ محمود ہو گا ایک عبث بات ہے وہ تو کہیں گے۔ کہ ہم تو ان باتوں کے قائل ہی نہیں۔ ہم تو اس بات کے بھی قائل نہیں کہ تمہیں مرنے کے بعد ایک چمچہ گھی کا یا ایک چمچہ شکر کا بھی ملے گا۔ تم یہ کیا کہتے ہو کہ تمہارے رسول کو مقامِ محمود ملے گا۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ ہوشیاری کی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ آخری زمانہ میں ہمارا مسیح جسمانی طور پر آسمان سے اترے گا۔ اور بادشاہت اسی کی ہو جائے گی۔ ان پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ دکھاؤ تمہارے مسیح کی بادشاہت کہاں ہے وہ کہیں گے ہم تو قیامت سے قریب اس بادشاہت کے قائل ہیں اس وقت تو نہیں۔ پس وہ تو پھر بھی کچھ جواب دے سکتے ہیں۔ مگر مسلمان اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محمود کو جنت تک محدود رکھیں۔ تو ان کے اعتراض کا جواب نہیں دے سکتے۔ اگر ہم ان سے کہیں کہ آؤ اور دکھاؤ کہ مسیحؑ کی بادشاہت کہاں ہے۔ تو وہ کہیں گے کہ تم پہلے قیامت کا دن دکھاؤ

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے

کہ قیامت کے قریب اس کی بادشاہت قائم ہو گی۔ اگر تم اس کی بادشاہت دیکھنا چاہتے ہو تو قیامت کا دن بھی دکھاؤ۔ پھر دنیوی طور پر ہمیں وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح کے ماننے والے ہیں اور ہماری حکومت اس وقت دنیا پر قائم ہے۔ مگر تم کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت میں مقامِ محمود ملے گا۔ اور حالت یہ ہے کہ آج سب سے زیادہ گالیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی مل رہی ہیں۔ ہندو ہیں عیسائی ہیں۔ روس کے دہریہ ہیں۔ بدھ ہیں ان میں سے جو بھی اسلام پر کوئی کتاب لکھتا ہے۔ وہ سیدھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے پس تمہارا جنت والا انعام تو ہمیں نظر نہیں آتا۔ اس دنیا میں تمہیں جو کچھ مل رہا ہے۔ وہ تو ظاہر ہے کہ مقامِ محمود کے خلاف ہے۔ سو

یاد رکھنا چاہیئے

کہ مقامِ محمود بے شک جنت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملے گا مگر اس دنیا میں بھی آپ کو مقامِ محمود عطا کرنے کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً میں اسی مقامِ محمود کی طرف اشارہ ہے۔ جو دنیا میں آپ کو ملے گا۔ اور پھر اس مقام کے حصول کا طریق بیان کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر کان مشھوداً

ان آیات میں گو ضمیریں مفرد کی استعمال کی گئی ہیں اور بظاہر ان آیات کا خطاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مگر مراد آپ کی امت کے افراد ہیں۔ قرآن کریم میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جہاں مخاطب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا جاتا ہے۔ مگر مراد آپ کی امت کے افراد ہوتے ہیں۔ ان آیات میں بھی اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر فرد کو مخاطب کرتا۔ اور فرماتا ہے کہ اے رسول اللہؐ کے امتی۔ تو نمازیں قائم کر خصوصاً سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے کے وقت تک کی مختلف گھڑیوں میں اور اسی طرح فجر کے وقت قرآن کریم بھی پڑھا کر کیونکہ فجر کے وقت قرآن کریم کا پڑھنا ایک مقبول عمل ہے۔ مفردات میں لکھا ہے کہ مشھوداً کے یہ بھی معنے ہیں کہ ایسے آدمی کو شفا اور رحمت ملے گی۔ پس

دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہیں

کہ اس کو دنیوی زندگی میں اعلےٰ مقام جو خوشی والا ہو گا ملیگا۔ فجر کا وقت وہ ہوتا ہے۔ جب اندھیرا جا رہا ہوتا ہے۔ اور سورج کی روشنی نمودار ہونے والی ہوتی ہے۔ لیکن اس جگہ فجر سے یہ مراد ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسلام کا نور پھیلنے کے سامان پیدا ہو رہے ہوں۔ اور کفر و الحاد کی تاریکیاں دور ہونے کا وقت آ جائے۔ تو اس وقت قرآن کریم کو خوب پھیلاؤ۔ اور اس کی دنیا میں اشاعت کرو علماء لکھتے ہیں کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اگر صبح کے وقت

قرآن کریم کی تلاوت

کی جائے۔ تو اس وقت فرشتے خدا تعالےٰ کا کلام سننے کے لئے آتے ہیں۔ مگر یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے۔

کہ فرشتے کون دیکھتا ہے۔ اور اُن کا آنا جانا کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے۔ عیسائی تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ محض ڈھکوسلے ہیں لیکن میں نے جو معنے کئے ہیں اور جو لغت عربی کی کتابوں کے عین مطابق ہیں ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان معنوں کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالےٰ اسلام کا نور پھیلانے کے سامان پیدا فرمائے۔ تم قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ تب تم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عزت اور رحمت ملے گی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود ملے گا۔ چنانچہ دیکھ لو

یہ نظارہ ایسا ہے

جو اس دنیا میں نظر آ رہا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ بڑے بڑے عیسائی جو عیسائیت پر جان دیا کرتے تھے۔ اب اسلام کی تعریف میں کلمات کہہ رہے ہیں اور وہی عیسائی مصنف جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر کئی قسم کے الزامات لگایا کرتے تھے۔ اب ان کو غلط قرار دے کر ان کی تردید کر رہے ہیں۔ یہی وہ امر ہے جس کی طرف ان آیات میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم قرآن الفجر کو لازم پکڑو یعنی جب پھر اسلام کا نور پھیلنے لگے اور اسلام پر فجر کا زمانہ آ جائے تو تم قرآن کریم کو پھیلانے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

مشہود کے معنے

صرف یہی نہیں ہوتے کہ کوئی آ کر دیکھے کہ کیا ہو رہا ہے جیسے مسلمانوں نے کہہ دیا۔ کہ اگر صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ تو فرشتے آ کر سنتے ہیں۔ بلکہ مشہود کے معنے عزت والی چیز کے بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں لوگ اسی چیز کو دیکھنے کے لئے جایا کرتے ہیں۔ جس کی عزت اور شہرت قائم ہو جیسے قطب صاحب کی لاٹ ہے۔ لوگ اسے اکثر دیکھنے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کی شہرت ہے اور وہ مسلمانوں کی نگاہ میں معزز ہے اسی طرح اگر حضرت نظام الدین صاحب اولیاء کو کوئی نہ جانتا یا حضرت معین الدین صاحب چشتی کو کوئی نہ جانتا۔ حضرت بختیار کاکی صاحب کو کوئی نہ جانتا۔ تو لوگ ان کے مزار پر کیوں جاتے۔ اگر حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج والوں کو کوئی نہ جانتا تو ان کا دروازہ دیکھنے کے لئے لوگ کیوں جایا کرتے۔ اسی طرح ملتان میں کئی بزرگوں کی قبریں ہیں۔ اگر پہلے سے ان کی شہرت نیک قائم نہ ہوتی تو لوگ ان بزرگوں کے مقابر دیکھنے کے کیوں جاتے یہی مفہوم ان قرآن الفجر کان مشہودا کا ہے کہ وہ شخص جو ایسے نور کے وقت میں قرآن کریم کی اشاعت کرے گا اور اس کے علوم کو پھیلائیگا اور اس کے احکام کو رائج کریگا۔ اس کی اس کوشش اور جد وجہد کے نتیجہ میں جہاں

قرآن کی عظمت قائم ہوگی

وہاں ساتھ ہی اس کی عزت بھی قائم کر دی جائے گی جیسے نظام الدین صاحب اولیاء کے مقبرہ کی عظمت قائم ہوئی تو ساتھ ہی ساتھ ہی ان کی بھی عظمت قائم ہوگئی چنانچہ جو بھی ان کے مزار پر جاتے ہیں۔ ان کی تعریفیں کرتے ہیں پس اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ صبح کے وقت تلاوت کی جائے تو فرشتے اس تلاوت کو سننے کے لئے آتے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ صبح کا قرآن بڑی بزرگی والا ہے یعنی جو صبح کا قرآن پڑھتا ہے اسے روحانی بزرگی عطا کی جاتی ہے۔ اس جگہ صبح سے ظاہری صبح مراد نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ جب قرآن کریم کی اشاعت کا زمانہ آئیگا تو وہ لوگ جو اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے بڑی عزتیں پائیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ ہمارے مبلغ غیر ممالک میں اکیلے اکیلے جاتے ہیں۔ پھر ان کا گھٹیا کھانا اور گھٹیا لباس ہوتا ہے۔ مگر بڑے بڑے وزراء اور لیڈر ان کی عزت کرتے ہیں اور اگر کوئی شخص انہیں تحقیر سے دیکھے تو اللہ تعالےٰ خود ان کی عزت کے سامان پیدا کر دیتا ہے

پاکستان کے ایک جرنیل

اپنی بیوی کے ساتھ امریکہ گئے۔ ان کی بیوی احمدی ہیں۔ ایک دن میاں بیوی دونوں ریسٹورانٹ میں کھانا کھا رہے تھے کہ اتنے میں ہمارا ایک مبلغ بھی وہاں آ گیا۔ ہمارے مبلغین کو چونکہ خرچ کم ملتا ہے۔ اس لئے ان کا لباس معمولی ہوتا ہے۔ وہ آیا تو اس کے کپڑوں پر شکن پڑے ہوئے تھے۔ اور شکن کو وہ لوگ بہت بُرا خیال کرتے ہیں۔ بوٹ بھی خراب سا تھا اور ٹوپی بھی ادنیٰ قسم کی تھی۔ اس پاکستانی جرنیل کی بیوی نے مجھے لکھا اور بعد میں جب وہ مجھے ملی تو اس نے مجھے زبانی سنایا کہ ہمارے مبلغ کو دیکھتے ہی میرا خاوند کہنے لگا کہ دیکھو۔ وہ تمہارا مبلغ آ گیا ہے۔ وہ کہنے لگی اللہ تعالےٰ نے میری عزت رکھ لی۔ اسی وقت جماعت تبلیغی کے کچھ آدمی وہاں آ گئے۔ انہوں نے بڑے بڑے جبّے پہنے ہوئے تھے گھٹنوں تک پانچے اٹھائے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں تھالیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ میزوں پر بیٹھ کر انہوں نے ہاتھوں سے ہی کھانا کھانا شروع کر دیا اور پگڑیوں سے اپنے ہاتھ پونچھنے شروع کر دئے میں نے اپنے خاوند سے کہا جرنیل صاحب دیکھئے وہ آپ کے مبلغ بھی آ گئے ہیں اس پر وہ بڑا شرمندہ ہوا۔

غرض ان قرآن الفجر کان مشہودا کے یہی معنے ہیں —— کہ جب

ترقی اسلام کا زمانہ

آئے گا تو جو لوگ قرآن کی اشاعت کرنے والے ہوں گے۔ تو خواہ وہ کتنے بھی غریب ہوں اور کیسے ہی حقیر ہوں بڑی عزتیں پائیں گے۔ باقی لوگ مال و دولت کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے ہیں مگر وہ لوگ اشاعت قرآن کے ذریعہ سے ترقی کریں گے اور اشاعت قرآن کے ذریعہ سے ہی عزت حاصل کریں گے۔ دیکھ لو ربوہ سے ہمارا آدمی اگر کسی سرکاری افسر کو ملنے کے لئے جائے تو بعض دفعہ دس دس دن تک اسے ملاقات کا موقعہ نہیں ملتا مگر بیرونی ممالک کے بادشاہ اور وزراء اعظم تک ہمارے مبلغین کا احترام کرتے اور اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایران کا بادشاہ لنڈن گیا تو اسے ہمارے مبلغ نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اس نے قرآن کریم کو بوسہ دیا اسے سر پر رکھا اور ہمارے مبلغ سے کہا کہ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ تحفہ دیا۔ اب مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں بھی آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کروں۔ چنانچہ اس نے واپس جا کر اپنے ایمبیسڈر کی معرفت ایک

نہایت اعلےٰ قسم کا قطب نما

ہماری مسجد کے لئے تحفہ کے طور پر بھجوا دیا میں جب علاج کے سلسلہ میں لنڈن گیا تو مجھے مولود صاحب نے وہ قطب نما دکھایا تھا۔ نہایت قیمتی اور اعلےٰ درجہ کا قطب نما تھا اور ایک خوبصورت ڈبہ میں رکھا ہوا تھا۔ غرض جہاں بادشاہ ایران کے پاس بڑے بڑے دولتمندوں کی بھی رسائی نہیں ہوتی۔ وہاں وہ ہمارے مبلغ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں واپس جا کر آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ بھجواؤں اور پھر وہ اپنے ایمبیسڈر کی معرفت تحفہ بھجواتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے میری طرف سے قبول کیا جائے۔ کیونکہ آپ لوگ اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ غرض بڑے بڑے آدمی ہمارے مبلغین سے ملنے میں اپنی عزت محسوس کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان سے اپنے تعلقات بڑھائیں۔

ایک مبلغ نے لکھا ہے

کہ اس نے جرمن کے ایک پرانے شہر کے بڑے افسروں کے سامنے قرآن کریم تحفہ کے طور پر پیش کیا اور ان سے خواہش کی کہ وہ سرکاری زمین میں سے کچھ زمین ہمارے پاس بیچ دیں۔ کیونکہ وہ پبلک کی زمینوں سے بہت سستی ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کا وعدہ کر لیا اور اب ہم اس جگہ پر مسجد بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ اعزاز ہمارے مبلغین کو اسی لئے حاصل ہے کہ وہ قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں اور اس کی تعلیم لوگوں میں پھیلا رہے ہیں۔ دوسری جگہوں پر بھی یہی حال ہے۔ انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ کو قرآن کریم پیش کیا گیا تو اس نے بڑی محبت اور خلوص کے ساتھ اسے چوما اپنے سر پر رکھا۔ اور پھر ہمارے مبلغ کا شکریہ ادا کیا۔ سرکاری فوٹو گرافروں نے بھی اس تقریب کے فوٹو لئے جس میں ہمارا رئیس التبلیغ قرآن دے رہا ہے۔ اور پریذیڈنٹ اسے چوم رہا اور اپنے سر پر رکھ رہا ہے۔ غرض ہر جگہ اللہ تعالےٰ ہمارے مبلغین کو قرآن کریم کی وجہ سے اپنی برکتوں سے حصہ دے رہا ہے۔

ایک ملک جس کا نام لینا مناسب نہیں۔ اس کی

ایک حکومت کے پریذیڈنٹ

کے پاس ایک بڑا آدمی آیا اور اس نے کہا کہ آپ لوگ احمدی جماعت سے میل جول رکھتے ہیں۔ مجھے بھی ان سے ایک قرآن تحفۃً لے دیجئے۔ ہمارے ملک میں قرآن نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر وہ مجھے تحفۃً قرآن دے دیں تو میں اسے سجایات کے طور پر اپنے ساتھ لے جا سکتا ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ انہوں نے فلاں آدمی کو قرآن کریم تحفہ کے طور پر دیا ہے۔ لیکن میں اس سے

بڑی پوزیشن کا ہوں۔ اگر یہ مجھے قرآن کریم دے دیں۔ تو اس سے ہمارے ملک میں بھی قرآن کی اشاعت ہو جائے گی۔ اسی طرح جب مبارک احمد گیا۔ تو اس نے قرآن تحفہ کے طور پر بڑے بڑے آدمیوں کو دیا۔ انہوں نے اسے خوشی سے قبول کیا۔ بعض نے سرکاری کاموں کی وجہ سے معذوری بھی ظاہر کی۔ مگر باقی سب نے اعزاز و اکرام کیا۔ ملاقات کا موقعہ دیا۔ اور ہماری جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور جو لوگ ملاقات کا موقعہ نہیں دیتے۔ خود ان کے ملک والے ان کے خلاف ہو جاتے ہیں

۱۹۲۴ء میں جب میں یورپ گیا

تو روم میں بھی ٹھہرا۔ وہاں میں نے پوپ کو لکھا کہ تم عیسائیت کے پہلوان ہو۔ اور میں اسلام کا پہلوان ہوں۔ مجھے ملاقات کا موقعہ دو۔ تاکہ بالمشافہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق میں بات کر سکوں اس کے جواب میں پوپ کے سکرٹری کی طرف سے مجھے چٹھی آئی کہ پوپ صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ اسلئے وہ مل نہیں سکتے۔ انہی دنوں اٹلی کے ایک اخبار کا ایڈیٹر جو سوشلسٹ تھا مجھے ملنے آیا۔ وہ ایسا اخبار تھا جسکے دن میں بارہ ایڈیشن نکلتے تھے۔ ہمارے "الفضل" کا دن میں صرف ایک ایڈیشن نکلتا ہے۔ اور وہ بھی صرف چند ہزار کی تعداد میں۔ مگر اس کے

ایک دن میں بارہ ایڈیشن

نکلتے تھے۔ اور ہر ایڈیشن ۲۵، ۲۵ ہزار چھپتا تھا۔ باتوں باتوں میں اس نے ذکر کیا کہ میں اصل میں تنگھائی میں پروفیسر ہوں۔ میں نے کہا۔ پھر تم یہاں کس طرح آئے۔ اور اخبار کے ایڈیٹر کس طرح بن گئے۔ اس نے کہا کہ اس اخبار کا ایڈیٹر میرا دوست تھا۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک کام کرنے کے بعد بیمار ہو گیا۔ تو اس نے رخصت لینی چاہی۔ اس نے مجھے لکھا کہ تم میرے دوست ہو چھ ماہ کے لئے آ جاؤ۔ اور میری جگہ کام کرو۔ بہرحال اسنے مجھے کہا کہ آپ یہاں پہلی دفعہ آئے ہیں۔ یہ بڑا اچھا موقعہ ہے۔ آپ

پوپ سے ملاقات

کی کوشش کریں۔ ہمیں مسلمانوں کے لیڈر کے خیالات سننے کا موقعہ مل جائے گا اور بالمقابل عیسائیوں کے لیڈر کے خیالات سننے کا بھی موقعہ مل جائے گا۔ میں نے کہا میں نے تو خود اس سے ملاقات کی کوشش کی تھی۔ مگر اس کے سکرٹری کی طرف سے جواب آ گیا ہے کہ پوپ صاحب کی طبیعت اچھی نہیں۔ کہنے لگا آپ ایک دفعہ پھر انہیں میری خاطر لکھیں۔ میں نے کہا اس کے معنے تو یہ ہیں کہ تم مجھے بے عزت کروانا چاہتے ہو۔ کیونکہ اس نے ملاقات کا موقعہ نہیں دینا۔ کہنے لگا۔ ہماری نظروں میں تو اس سے آپ کی عزت بڑھے گی کم نہیں ہوگی۔ آپ اس ملک میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور مناسب یہی ہے کہ پوپ سے بھی ملاقات ہو جائے۔ میں نے اس کے کہنے پر پھر خط لکھ دیا۔ اس کے جواب میں اس کے چیف سکرٹری کی مجھے چٹھی آئی کہ پوپ کا محل آجکل زیر مرمت ہے اسلئے افسوس ہے کہ وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔ دو چار دن کے بعد پھر وہی ایڈیٹر ملنے کے لئے آیا۔ تو اس نے پوچھا کہ کیا پوپ کی طرف سے کوئی جواب آیا ہے۔ میں نے کہا ہاں

اس نے یہ جواب دیا ہے،

تم پڑھ لو۔ اس چٹھی کو پڑھ کر اسے بڑا غصہ آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اب میں اپنے اخبار میں اس کی خبر لونگا۔ میں نے کہا ایسا نہ کرو۔ عیسائیوں نے شور مچا دینا ہے۔ اور تمہارے اخبار پر اس کا اثر پڑے گا۔ کہنے لگا مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ میرے اخبار کو زیادہ تر سوشلسٹ خریدتے ہیں۔ اور وہ ان باتوں پر بُرا نہیں مناتے۔ چنانچہ دوسرے دن اخبار چھپا۔ تو اس میں اس نے ایک بڑا مضمون لکھا۔ کہ یہاں آجکل

مسلمانوں کا ایک بہت بڑا لیڈر

آیا ہوا ہے۔ اس نے پوپ کو خط لکھا۔ کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق باہم گفتگو ہو جائے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ موقعہ بڑا اچھا تھا۔ اور اگر ملاقات ہو جاتی۔ تو پتہ لگ جاتا۔ کہ ہمارے لیڈر اپنے مذہب سے کتنے واقف ہیں۔ اور مسلمانوں کے لیڈر اپنے

مذہب سے کتنی واقفیت

رکھتے ہیں۔ مگر پوپ کے چیف سکرٹری نے اس کا یہ جواب دیا کہ پوپ کا محل آجکل زیر مرمت ہے۔ اس لئے وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد اس نے طنزاً لکھا کہ ہم یقین کرتے ہیں کہ اب پوپ کا محل قیامت تک زیر مرمت ہی رہے گا۔

مطلب یہ تھا

کہ یہ بہانہ محض جھوٹا ہے۔ اصل غرض ملاقات سے گریز کرنا ہے۔ اب دیکھو روم عیسائیت کا گڑھ ہے۔ مگر وہاں کے ایک بڑے بھاری اخبار نے پوپ کے انکار پر بُرا منایا۔ اور اس کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اور اب تو اس واقعہ پر ۳۲ سال گزر چکے ہیں اور زمانہ روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے اور اسلام سے عیسائیت کا بغض کم ہو رہا ہے۔ ہم جب پہلی دفعہ گئے تھے۔ اس وقت لوگوں کو اسلام کی طرف اتنی توجہ نہ تھی۔ اس وقت میں نے

لنڈن میں پہلی مسجد کی بنیاد

رکھی۔ جو خدا تعالے کے فضل سے جلد ہی تکمیل کو پہنچ گئی۔ اب میں بیماری کے علاج کے لئے گیا۔ تو اس کی مرمت بھی کروا دی ہے۔ اس کے بعد اب ہیگ میں مسجد بنی ہے۔ ہیمبرگ میں مسجد بنی ہے۔ اور تین چار اور مساجد بنانے کی کوشش میں ہیں۔ اگر خدا تعالٰے نے ان مساجد کے بنانے کی بھی توفیق دے دی۔ تو یورپ کے دس بارہ مشہور مقامات میں ہماری مسجدیں ہو جائیں گی۔ وہ مساجد جو دوستوں نے خود بنالی ہیں۔ وہ تو بہت زیادہ ہیں۔ ایسٹ افریقہ میں دو بن چکی ہیں۔ اور دو کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔

انڈونیشیا میں

دس پندرہ سال کے عرصہ میں ۲۵، ۲۶ بن چکی ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں تو اور بھی زیادہ ہیں۔ ان کو ملا کر سو سے زیادہ مسجدیں بن جاتی ہیں۔ امریکہ میں بھی ایک مسجد ہے۔ اور ایک اور مسجد بنانے کا ارادہ ہے۔ ایک اور مسجد جو امریکہ کے ایک میاں بیوی نے اپنی جائیداد وقف کرکے بنوائی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ غرض دنیا کے مختلف ممالک میں ہماری جماعت کے ذریعہ مساجد بن چکی ہیں۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل سے اور

کئی مساجد تعمیر ہونیوالی ہیں

اور امید کی جاتی ہے کہ شائد چند سالوں میں ہی ہزار ڈیڑھ ہزار مسجد بن جائیگی۔ اور یہ کیفیت نظر آنے لگے گی۔ کہ جو شخص بھی بیرونی ممالک کے سفر کے لئے نکلے گا۔ وہ جس ملک میں بھی جائیگا یہ کہہ سکے گا کہ یہاں

احمدیہ مسجد

موجود ہے ؛

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۶-۷ اور ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں احباب نوٹ فرمالیں۔ اور جو دوست ان تاریخوں پر قادیان جانا چاہیں۔ وہ حسب قواعد حکومت سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرلیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

ناظر حفاظت مرکز ہند ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کے موجودہ پتہ جات مطلوب ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کے ایڈریس سے علم رکھتے ہوں۔ یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ وصیت کے بارے میں اُن سے ضروری کام ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

وصیت نمبر	نام	ولدیت	سابقہ سکونت
11017	عبدالستار صاحب شریفی	حکیم عبدالغنی صاحب شریفی	قادیان حالی لاہور چھاؤنی
13257	غلام نبی صاحب	چوہدری نظام الدین صاحب	ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ
3288	صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی	صوفی غلام رسول صاحب	بہاولپور
4500	سلطان محمود احمد صاحب	میاں خدابخش صاحب	قادیان حال کاموکی گوجرانوالہ
5643	رحمت احمد صاحب	چوہدری محمد حسین صاحب	تلونڈی عنایت خاں ضلع سیالکوٹ
5867	منشی شبیر محمد صاحب	میاں فتح محمد صاحب	ٹبا حال کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ
6159	حافظ محمد یوسف صاحب	غلام رسول صاحب	زنسیال ضلع جہلم
6204	سید المرتضیٰ علی صاحب	سید آغا علی صاحب	لکھنؤ
6231	محمد شریف صاحب	محمد عظیم صاحب	گجو چک ڈاکخانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ
6734	محمد شفیع صاحب	عبدالمجید خاں صاحب	قادیان محلہ دارالفتوح (لاہور)
8804	عبدالغفار صاحب شاکر	عبدالستار صاحب	کانپور یو پی۔ حال لاہور۔
9474	غلام رسول صاحب	میاں محمد ہاشم صاحب	حل پور کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
11249	منور دین صاحب	ملک معراج دین صاحب	رسول ضلع گجرات حال پسرور
10863	سعید احمد صاحب	محمد علی صاحب	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
10918	نذر محمد صاحب	اللہ دتہ صاحب	پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ
11511	لال دین صاحب	اروڑا	شیخوپورہ
11597	غلام رسول صاحب	مولوی عبداللہ صاحب	چک ۲۸ جنوبی سرگودھا۔

سالانہ اجتماع

قائدین کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

اس سال خوراک کے سلسلہ میں بعض اشیاء کے غیر معمولی مہنگا ہو جانے کی وجہ سے سالانہ اجتماع کا تخمینہ گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں بڑھ گیا ہے لہٰذا قائدین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس دفعہ چندہ سالانہ اجتماع کی شرح کے مطابق وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائی جائے۔ کیونکہ پہلے بھی آمد کے مقابلہ میں اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا اس سال اگر اس طرف غیر معمولی توجہ نہ دی گئی۔ تو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کامیابی

میری بہن رضیہ بیگم کارکن محکمہ ویلج ایڈ ایڈمنسٹریشن پشاور نے امسال پشتو آنرز کا امتحان پشاور یونیورسٹی سے دیا۔ خدا کے فضل سے جملہ امیدواروں میں سے صرف رضیہ بیگم ہی اس امتحان میں ۲۱۷/۳۰۰ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئی۔ رضیہ بیگم نے گذشتہ سال ویلج ایڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پشاور کے سالانہ امتحان میں تمام مرد اور خواتین امیدواروں میں سے جو تعداد میں قریباً ایک صد تھے۔ اول نمبر حاصل کیا۔ اور پانچ مضامین میں سپیشل سرٹیفکیٹ اور نقد انعام مبلغ پچاس روپے علاوہ دیگر انعامات کے حاصل کئے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ امتحانات میں بھی نمایاں کامیابی عنایت فرمادے۔

(اقبال احمد پسر حبیب احمد پشاور)

درخواست دعا

میرا پوتا طارق احمد بعارضہ بخار وخسرہ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت بخشے اور لمبی عمر عطا فرما کر دین کا خادم بنائے۔

(عطاء اللہ احمدی خوشنویس مکان نمبر ۳۱ پنجاب کلاتھ مارکیٹ بیرون دہلی گیٹ لاہور)

رپورٹ آمد چندہ مسجد ہالینڈ بابت ماہ اگست ۱۹۵۷ء

چندہ مسجد ہالینڈ بابت ماہ اگست کی آمد کی رپورٹ بہنوں کے سامنے پیش ہے۔ اس ماہ میں ۱۱۱۱/۱۳/۰ چندہ آیا ہے۔ ابھی مسجد ہالینڈ کے چندہ کا ۸۰۸۵۲/۰ روپے بقایا باقی ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ سے درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش سے کام لیں۔ تاکہ یہ قرضہ جلد از جلد ختم ہو۔ جن مقامات پر لجنات اماء اللہ قائم نہیں وہاں کی بہنیں براہ راست اپنا چندہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	1-0-0
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	11-7-6
چک منگلا ضلع سرگودھا	5-0-0
کوہاٹ	1-0-0
حلقہ دہلی دروازہ لاہور	6-8-0
" سلطان پورہ "	21-0-0
" مصری شاہ "	10-0-0
" مسلم ٹاؤن "	18-0-0
" دھرم پورہ "	7-4-0
" کرشن نگر "	49-0-0
مبارکہ اصغری بنت مولوی سراج الحق صاحب مرحوم لاہور	150-0-0
گوجرخان ضلع راولپنڈی	2-4-0
گوینکی ضلع گجرات	13-0-0
اہلیہ مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان	4-0-0
سکھر سندھ	10-0-0
کنری سندھ	2-0-0
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	24-10-0
ادرحمہ ضلع سرگودھا	80-0-0
ملتان شہر	40-0-0
لائل پور شہر	200-0-0
والدہ عبدالرشید دفتر وصیت	0-2-0
کراچی	1-8-0
پشاور	21-12-0
حلقہ سلطان پورہ لاہور	10-0-0
بشریٰ ربانی بیگم صاحبہ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب	50-0-0
راولپنڈی	35-11-6
سیدہ تسنیم شفیع صاحبہ مرحومہ	150-0-0
بیگم صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مع بچگان	50-0-0
محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ	18-0-0
ٹھروہ ضلع سیالکوٹ	20-4-0
چک ۱۹ دہاڑی ضلع ملتان	2-0-0
مونگ ضلع گجرات	18-12-0
گھیڑ "	19-0-0
محترمہ بی بی صاحبہ چک ۲۶۴ ضلع لائل پور	0-4-0
نہال ضلع گجرات	8-0-0
زبیدہ صاحبہ راولپنڈی	1-0-0
چنیوٹ ضلع جھنگ	29-2-0
محترمہ نصیرہ عنایت اللہ ایم۔بی۔بی۔ایس گجرانوالہ	9-0-0
بھاٹی گیٹ لاہور	3-4-0
ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	2-0-0
کل میزان	1111-13-0

تقرر امراء ضلع و نائب امراء ضلع

مندرجہ ذیل احباب کو تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء امراء ضلع منظور کیا گیا ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔

۱۔ خان عزیز محمد خاں صاحب ...... امیر ضلع بہاول پور

۲۔ چوہدری عبدالوحید خانصاحب ...... نائب " " "

۱۔ خان نصیر احمد خانصاحب ...... نائب امیر ضلع رحیم یار خاں

۲۔ چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ ...... " " " "

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ

پاکستان میں مہاجرین کی بحالی اور انکی جائداد کے دعاوی کا تصفیہ

وزارت بحالیات کی سرگرمیوں پر ایک نظر

مہاجرین کی منقولہ املاک کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے معاہدہ جون ۱۹۵۰ء کے تحت عمل درآمدی مشترکہ کمیٹی کے موجودہ سال میں دو جلسے ہوئے جن میں متروکہ املاک کی اکثر فہرستوں کا تبادلہ کیا گیا۔ اخبارات میں بھی یہ فہرستیں شائع کر دی گئی ہیں۔ اور اب یہ املاک یا فروخت سے حاصل شدہ رقوم ان کے مالکوں کو واپس کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء تک پاکستان میں رابطہ کے ادارہ کے ذریعہ ۲۳۳۲۹۷۶۷ روپے کی مالیت کی املاک اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقوم کے سلسلہ میں ۱۰۰۲۷۱۹ روپے کے بنک ڈرافٹ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

جہاں تک غیر منقولہ املاک کا تعلق ہے سال رواں میں متروکہ املاک کے انتظام کا قانون منظور کیا گیا۔ اس سے قبل ۷ نومبر ۱۹۵۶ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا گیا تھا جس کے تحت عازمین ترک وطن کے متعلق تمام شقیں ختم کر دی گئیں۔ اور یہ دفعہ رکھی گئی کہ جس شخص یا جائداد کو تارک وطن یا متروکہ قرار نہیں دیا جا چکا ہے۔ اسے یکم جنوری ۱۹۵۷ء کے بعد تارک وطن یا متروکہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ ۱۹۵۷ء کے متروکہ جائداد کے قانون میں پوشیدہ متروکہ املاک برآمد کرنے کے لئے ایک خاص عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور تندہی سے یہ کام جاری ہے۔ اب تک ۳ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زرعی زمین اور ۲۱۰۸۴ شہری املاک اس طرح برآمد کی گئی ہے۔

دعاوی

ہندوستان میں چھوڑی ہوئی جائداد کے معاوضہ کے لئے مہاجرین سے ۱۹۵۵ء کے آرڈیننس اور بعد ازاں ۱۹۵۶ء کے ایکٹ کے تحت دعاوی طلب کئے گئے تھے۔ دعاوی کی اسکیم کے چار درجے ہیں۔ یعنی دعاوی کا رجسٹریشن۔ دعاوی کی تصدیق۔ متروکہ املاک کی قیمت کی تشخیص اور معاوضہ۔

دعاوی کا رجسٹریشن مئی ۱۹۵۵ء میں شروع ہوا۔ اور ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء کو ختم ہوا۔ اس تاریخ تک جملہ ۲۳۲۸۰۳۵ دعاوی رجسٹرڈ کرائے گئے۔ بعد ازاں کشمیری مہاجرین کے لئے اس تاریخ میں ۳۱ مئی ۱۹۵۶ء تک توسیع کر دی گئی۔ جنہوں نے اس مدت میں ۲۵۵۰ دعاوی رجسٹرڈ کرائے۔ ان ۲۵۵۰ دعاوی کو علیحدہ کر کے بقیہ دعاوی کی مالیت تقریباً ۲۲۱۶۶ ملین روپے ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی تھے جو کسی خاص وجہ سے اس مدت میں اپنے دعاوی رجسٹرڈ نہ کرا سکے۔ اس لئے کلیمز کمیشن کو ایسے اشخاص کے دعاوی رجسٹرڈ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کمیشن کو اب تک اس سلسلہ میں پانچ ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن پر فیصلے کئے جا رہے ہیں۔

دعاوی کی تصدیق کا کام عملہ کی کمی کی وجہ سے سست رہا ہے۔ چنانچہ اب تک ۲۸۰۰۰ دعاوی کی تصدیق کی جا سکی ہے۔ اس کام میں تیز رفتاری پیدا کرنے کے لئے مزید ۱۲۶ افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ جن میں ۶۰ افسروں کا اضافہ کیا جائیگا لہٰذا امید ہے۔ کہ مارچ ۱۹۵۸ء تک تصدیق کا یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

متروکہ املاک کی تشخیص کا کام بہت پیچیدہ ہے۔ چنانچہ اس کام کو آسان کرنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء کو حکومت نے ہندوستان میں چھوڑی ہوئی جائداد کی مالیت کی تشخیص کے لئے سالانہ کرایہ کو بنیاد قرار دیا۔ آخر میں اس فارمولے کو عوام نے پسند کیا۔ بہرحال حکومت نے عوام کے بعض اعتراضات کا خیال کرتے ہوئے اس فارمولے میں چند ترمیمیں کیں۔ اب یہ ترمیم شدہ فارمولا حسب ذیل ہے

(الف) مکانات جن میں کرایہ دار ہوں:- ۱۹۴۶ء میں سالانہ کرایہ۔

(ب) مکانات جن میں مالکان رہتے ہوں ۱۹۴۶ء میں رائج سالانہ کرایہ معہ ۲۰ فی صدی رعایت کرایہ میں۔

(ج) کھلے قطعات: ۱۹۴۶ء میں اس قسم کے قطعات کی قیمت تقسیم ۲۰ سے

(د) دیہی علاقوں میں مکانات:- تعمیر کے اصل مصارف تقسیم ۲۰ سے۔ اس طرح جو اوسطاً سالانہ کرایہ نکلے گا۔ اسے ۱۴ سے ضرب دے کر موجودہ مالیت نکالی جائے گی حکومت نے اس امر کی بھی گنجائش رکھی ہے۔ کہ اگر ایک بڑے قطعہ زمین پر چھوٹی عمارت تعمیر کی گئی ہے تو جتنی زمین پر عمارت تعمیر ہے۔ اس کے چوگنے حصہ کو عمارت کا حصہ سمجھا جائے اور اس کے مطابق اس کی قیمت نکالی جائے۔ بقیہ زمین کی کھلے قطعہ زمین کے طور پر مالیت نکالی جائے اسی طرح اگر کسی جائداد کی قیمت خرید اس فارمولے سے نکالی ہوئی مالیت سے زیادہ ہو تو اس کی قیمت خرید ہی موجودہ مالیت سمجھی جائے گی۔ بشرطیکہ اس سودے کی صحت کے متعلق کوئی شک نہ ہو۔

جہاں تک تصدیق شدہ دعاوی کے تصفیہ کا تعلق ہے۔ اس کے لئے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے۔ اس پوری اسکیم میں کسی نہ کسی درجہ پر غیر منقولہ متروکہ املاک کے نیلام یا تبادلہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ متروکہ مکانات یا دوکانوں کا نیلام صرف مہاجرین تک محدود رہے گا۔ سوائے ہوٹلوں۔ بڑی بڑی عمارتوں وغیرہ کے جن کے نیلام میں سب حصہ لے سکیں گے۔ دعویٰ کنندگان میں سے جن کی بولی نیلام میں زیادہ ہو گئی اسے دو درجہ وار شرح کے لحاظ سے اپنے دعوے کے بدلہ میں ملتوی شدہ ادائیگی کی سہولت دی جائے گی۔ اگر کوئی رقم باقی رہی تو اسے تین سال کی مدت میں آسان قسطوں میں وصول کیا جائیگا۔ جن لوگوں نے اپنے دعاوی رجسٹرڈ نہیں کرائے ہیں۔ انہیں ۵۰ فی صدی رقم فوراً ادا کرنا ہوگی۔ ان مکانوں یا دوکانوں میں جو لوگ اس وقت موجود ہیں۔ اور وہ نیلام میں ان مکانوں یا دوکانوں کو نہیں خرید سکے ہیں۔ انہیں تین سال تک نہیں نکالا جائے گا بسوائے ایسی صورت کے جب وہ موجودہ الاٹمنٹ کی کسی شرط کی خلاف ورزی کریں یا اس طرح جائداد استعمال کریں جس سے اسے نقصان پہنچے۔ جن قطعات پر مستقل مکان تعمیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں اور کھلے قطعات زمین کو عام نیلام کے ذریعہ ٹھکانے لگایا جائے گا۔ خواہ دعویٰ کنندہ یا غیر دعویٰ کنندہ کو الاٹ کی گئی ہو یا کسی کے ناجائز قبضہ میں ہو۔ جو قطعات دعویٰ پیش کرنے یا نہ کرنے والے اشخاص کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ جن میں باشندے بھی شامل ہیں اور ان پر مستقل مکانات تعمیر کر لئے گئے ہیں انہیں تشخیص قیمت کی بنیاد پر ان اشخاص کے نام منتقل کر دیا جائے گا۔ رہے وہ قطعات جن پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ لیکن جن پر مستقل مکانات تعمیر کر لئے گئے ہیں انہیں مرکزی حکومت کی آئندہ مقرر کردہ شرح کے مطابق جرمانہ اور قیمت کی ادائیگی پر ان متعلقہ لوگوں کے نام منتقل کر دیا جائیگا لیکن ایسی صورت میں جرمانہ عائد نہیں کیا جائے گا۔ جہاں متعدد لوگوں نے کھلے قطعات پر قبضہ کر کے بیجا طور پر پختہ مکانات تعمیر کر لئے ہیں۔

صنعتی اداروں اور سینما گھروں کے موجودہ الاٹمنٹ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ختم ہونے والے ہیں۔ اس کا اثر روئی کوٹنے کے کارخانوں پر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ ان کی مدت ۳۰ اپریل ۱۹۵۸ء کو ختم ہو رہی ہے۔ ان اداروں کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی جا رہی ہے لہٰذا حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نیلام کے ذریعہ ان کو جلد فروخت کر دیا جائے۔

جہاں تک زرعی اراضی کے الاٹمنٹ کا تعلق ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شہری زرعی اراضی ان دعویٰ کنندگان کو عارضی طور پر الاٹ کی جائے۔ جو ہندوستان میں ایسی ہی اراضی چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور معاوضہ کی اسکیم کی تکمیل اور تمام دعاوی کی تصدیق کے بعد ان الاٹمنٹوں کے مستقل ہونے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔ متروکہ مکانوں اور دوکانوں کی ابتر حالت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایسی دوکانوں اور مکانوں کو تمام دعاوی کی تصدیق سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے۔

معاوضہ کی اسکیم کا سب سے نمایاں اور اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں بعض قسموں کے دعویٰ کنندگان کے لئے عارضی امداد کی سہولت رکھی گئی ہے۔ ان قسموں میں بیوائیں۔ یتیم۔ بوڑھے اور بیمار لوگ شامل ہیں۔ جو ہمدردی کے مستحق ہیں۔ ان کے دعاوی کی تصدیق کے کام کو اولیت دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

خانماں برباد لوگوں کی بحالی۔

زرعی:- مغربی پاکستان میں زرعی اراضی کے لئے متعلقہ علاقوں کے لئے خانماں اشخاص نے ۲۱ دسمبر ۱۹۵۶ء تک ۱۳۴۳۷۴ دعاوی رجسٹرڈ کرائے۔

جن میں سے ۱۰۰۸۵۶ کے بارے میں تصفیہ ہو چکا ہے۔ مغربی پاکستان لاہور کے کمشنر بحالی کو یہ ہدایت جاری کی گئی ہے۔ کہ بے خانماں اشخاص کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس متروکہ زرعی اراضی کو بھی استعمال کیا جائے۔ جو پہلے سابقہ صوبہ سندھ کے ہاریوں کو عارضی بنیاد پر الاٹ کی گئی تھی۔

وفاقی دارالحکومت کی توسیع کے ساتھ ساتھ صوبہ کراچی میں واقع شہری زرعی اراضی بھی بہت اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور شہر کے باشندوں کو ترکاریاں وغیرہ فراہم کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا وفاقی دارالحکومت کے دعویٰ کنندگان کے دعاوی حکومت مغربی پاکستان کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں ان کو زرعی اراضی الاٹ کی جائے۔

شہری

بحالی کے ٹیکس کی کمیٹی نے فروری ۱۹۵۷ء میں اپنے اجلاس میں مذکورہ فنڈ میں سے مزید ۶۳۹۸۱۰۰۰ روپے کی ایک رقم متعین کی ہے اب تک اس فنڈ میں سے ۱۶۸۸۱۰۰۰ روپے دیئے جا چکے ہیں۔ مرکزی حکومت نے مشرقی اور مغربی پاکستان کی حکومتوں کو ۱۸۸۹۵۰۰۰ روپے اور ۲۰۰۰۰۰۰۰ روپے کے قرضے دینا منظور کیا ہے۔ مرکزی حکومت نواحی علاقوں اور بستیوں کی ۲۷ اسکیموں پر بحالی ٹیکس میں سے ۱۴۰۰۰۰۰ روپے خرچ کر رہی ہے۔ کراچی کے لئے ایک بحالی کونسل قائم کی گئی ہے جس کے چیئرمین وزیر اعظم ہیں۔ اس کونسل کا مقصد بحالی کے کام کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں عام پالیسی وضع کرنا ہے۔

سیلاب سے املاک کو دس (۱۰) کروڑ روپے کا نقصان

مجموعی طور پر سات ہزار مربع میل رقبہ زیر آب آیا۔ بعض علاقوں میں ہنوز پانی موجود ہے

لاہور ۶ ستمبر:- وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان سردار عبد الرشید خاں نے انکشاف کیا ہے کہ ایک سرسری جائزے کے مطابق حالیہ سیلاب سے نجی و سرکاری املاک کو مجموعی طور پر دس کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے۔

سردار عبد الرشید نے بتایا کہ سیلاب سے قریباً سات ہزار مربع میل رقبہ زیر آب آیا۔ اور بعض علاقوں میں ابھی تک پانی موجود ہے۔ سیلاب سے سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ شیخوپورہ۔ لاہور۔ گجرات۔ شاہ پور (سرگودھا) جھنگ۔ لائل پور۔ ملتان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں قریباً ۲۵ ہزار دیہات کو نقصان پہنچا۔ سیلاب سے متاثرہ علاقہ میں ۱۱۲۶ مکانات کو نقصان پہنچا۔ قریباً ۱۸ لاکھ ۲۶ ہزار چھ سو ایکڑ مزروعہ رقبہ زیر آب آیا۔ جس میں سے سات لاکھ ایکڑ اراضی میں فصلیں موجود تھیں۔

آپ نے خدشہ ظاہر کیا کہ ۳۸ ہزار نو سو من غلہ اور دس لاکھ ۷۹ ہزار من بھوسہ سیلاب میں بہ گیا ہے۔

جنرل اسمبلی کے اجلاس کے لئے پاکستانی وفد

کراچی ۶ ستمبر:- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے بارہویں اجلاس میں شرکت کے لئے جو پاکستانی وفد جائے گا۔ اس کے اراکین کا آج اعلان کر دیا گیا ہے۔ وفد ان اشخاص پر مشتمل ہوگا۔

ملک فیروز خاں نون (صدر) مسٹر جی احمد (مغربی پاکستان) سردار ممتاز علی خاں ایڈووکیٹ کیمبلپور و سابق مرکزی وزیر (مغربی پاکستان) مسٹر ایس ایم خاں ایڈووکیٹ پشاور (مغربی پاکستان) ڈاکٹر ایس کے سین (مشرقی پاکستان) متبادل نمائندہ کے طور پر حسب ذیل ثقافتی وفد کے ہمراہ جائیں گے۔

مسٹر نور جہاں رکن پارلیمنٹ (مشرقی پاکستان) مسٹر مظفر احمد (مشرقی پاکستان) مسٹر ذوالفقار بھٹو (مغربی پاکستان) پیٹر پال (مشرقی پاکستان) حسب ذیل اشخاص بطور مشیر وفد کے ہمراہ ہوں گے

مسٹر کے ایم قیصر، مسٹر ایم۔ ایس شیخ، مسٹر آر ایس چھتاری (سیکرٹری) مسٹر نیاز نبیک۔ مسٹر ایس اے کریم۔ مسٹر یو اے انصاری پریس اتاشی۔